تشبہ بالکفار

ریسرچ اسکالر مولانا اللہ دتہ

قسط نمبر:۴ گذشتہ سے پیوستہ

چھٹی آیت

مسلمان جب اللہ کے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور آپ کے ارشادات سنتے تو اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو کہتے راعنا یعنی اے اللہ کے نبی ہماری رعایت فرمائیں۔یہود اللہ کے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی نیت سے اسی لفظ راعنا کو ذرا دبا کر بولتے تھے تو یہ لفظ راعینا ہو جاتا یعنی ہمارے چرواہے (معاذ اللہ) صحابہ بھی اسی لفظ کو استعمال کرتے تھے اللہ رب العزت کو مسلمانوں کی کفار کے ساتھ یہ مشابہت پسند نہ آئی' چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿یآیھاالذین امنو الاتقولو اراعناو قولوا انظرناو اسمعوا وللکفرین عذاب الیم﴾[1]

اے ایمان والو تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافروں کو عذاب ہے دردناک

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کے تحت ہے''اس آیت میں اللہ تعالی اپنے مومن بندوں کو کافروں کی بول چال اور ان کے کاموں کی مشابہت سے روک رہا ہے۔یہودی بعض الفاظ زبان دبا کر بولتے تھے اور مطلب برا لیتے تھے جب انہیں یہ کہنا ہوتا کہ ہماری سنئے تو کہتے تھے راعنا اور مراد اس سے رعونت اور سرکشی لیتے تھے جیسے اور جگہ بیان ہے من الذین ھادوا......الخ یعنی یہودیوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو باتوں کو اصلیت سے ہٹا دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم سنتے ہیں لیکن مانتے نہیں' اپنی زبانوں کو موڑ توڑ کر دین میں طعنہ زنی کے لئے راعنا کہتے ہیں اگر یہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا ہماری بات سنئے اور ہماری طرف توجہ کیجئے تو یہ ان کے لئے بہتر اور مناسب ہوتا لیکن ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے ان میں ایمان بہت ہی کم ہے۔احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جب یہ لوگ سلام کرتے ہیں تو السام علیکم کہتے ہیں اور سام کے معنی موت کے ہیں تو تم ان کے

☆اقبل الناس علی ماھم علیہ' وسامح مایبدر منھم' واعلم ان ھذہ ھی سنۃ اللہ فی الناس والحیاۃ. ☆

جواب میں وعلیکم کہا کرو،ہماری دعاان کے حق میں قبول ہوگی اوران کی بددعاہمارے حق میں قبول نہیں ہوگی۔الغرض قول وفعل میں ان سے مشابہت کرنی منع ہے۔مسنداحمد کی حدیث میں ہے میں قیامت کے قریب تلوار کے ساتھ بھیجا گیاہوں میری روزی حق تعالی نے میرے نیزے تلے رکھی ہے ذلت اورپستی اس کے لئے ہے جومیرے احکام کاخلاف کرےاور جوشخص کسی (غیر مسلم)قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ابوداؤدمیں بھی یہ مشابہت والاحصہ مروی ہے۔اس آیت اورحدیث سے ثابت ہواکہ کفارکے اقوال وافعال،لباس،عیداورعبادت میں ان کی مشابہت کرنا جوہمارے لئے مشروع اورمقررنہیں سخت منع ہے اوراس پرشریعت میں عذاب کی دھمکی اورسخت ڈراوااورحرمت ہے''۔[۲]

ساتویں آیت

اللہ رب العزت مومنین کوحکم دیتے ہوئے ارشادفرماتا ہے:

﴿ولاتکونواکالذین خرجوامن دیارھم بطراًو رئاء النا س ویصدون عن سبیل الله والله بمایعملون محیط﴾[۳]

اوران لوگوں جیسے نہ ہوناجواتراتے ہوئے (یعنی حق کامقابلہ کرنے کے لئے)اورلوگوں کودکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اورلوگوں کوخداکی راہ سے روکتے ہیں۔اور جواعمال یہ کرتے ہیں خداان پراحاطہ کئے ہوئے ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن بن ناصرالسعدی اس آیت کےتحت لکھتے ہیں:﴿ولاتکونواکالذین خرجوا من دیارھم بطراًو رئاء الناس ویصدون عن سبیل الله﴾''اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوناجواتراتے ہوئے اورلوگوں کودکھلاتے ہوئے نکلے اوروہ لوگوں کواللہ کے راستے سے روکتے تھے''یعنی یہ ان کامقصد تھاجس کے لئے وہ نکل کرآئے تھے،یہی ان کامنشا تھاجس نے ان کوان کے گھر سے نکالاتھا،ان کامقصدصرف غروراورزمین میں تکبرکااظہارتھا،تاکہ لوگ ان کودیکھیں اوروہ ان کے سامنے فخرکااظہار کریں۔گھروں سے نکلنے میں ان کاسب سے بڑامقصدیہ تھاکہ وہ ان لوگوں کوروکیں جواللہ کے راستے پرگامزن ہوناچاہتے ہیں(والله بمایعملون محیط)''اوراللہ کے احاطہ میں ہے جوکچھ وہ کرتے ہیں''اسی لئے اس نے تمہیں ان کے مقاصدکے بارے میں آگاہ

کیااور تمہیں ان کی مشابہت اختیار کرنے سے ڈرایا ہے' کیونکہ اللہ تعالی عنقریب انہیں سخت سزادے گا۔[۴]

آٹھویں آیت

ارشادربانی ہے: ﴿یآیھاالذین امنوالِم تقولون مالاتفعلون﴾[۵]

مومنو!تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے

اسی لیے علمائے سلف امت کو ڈرایا کرتے تھے کہ عالم بے عمل اور عابد بے علم کے فتنہ سے بچو کیونکہ ان کا فتنہ ہر کمزور کے لیے محل خطرہے جس نے حق کو پہچاننے کے بعد اس پر عمل نہ کیا وہ یہودیوں کے مشابہ ہے جن کے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ارشاد ربانی ہے:۔

﴿اتامرون الناس بالبروتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتب افلاتعقلون﴾[۶]

(یہ) کیا(عقل کی بات ہے کہ)تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہواوراپنے تئیں فراموش کیے دیتے ہوحالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں؟

تشبہ: احادیث کی روشنی میں

سیدنا امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ اپنی کتاب سنن ابوداؤد میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا:

مَن تشبّہَ بقوم فھومنھم[۷]۔

جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی' تو وہ انہی میں سے (شمار) ہوگا۔

علامہ ناصرالدین الالبانی نے اس حدیث کو حسن صحیح قراردیا ہے[۸]۔لیکن اگر پھر بھی کوئی شخص اس حدیث کے ضعف پر مصر ہے جیسا کہ مولانا مناظر احسن گیلانی صاحب نے لکھا ہے[۹] کہ بہت سے لوگ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور ذخیرہ احادیث میں سے اس مضمون سے مماثل ایسی سینکڑوں احادیث کو بھی درخوراعتنا نہیں سمجھتے تو ایسے ہی اشخاص کے لیے قرآن مجید میں یہ آیت بھی موجود ہے:

﴿ومن یتولھم منکم فانہ منھم﴾[۱۰]

اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائیگا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔

ایسے ہی لوگوں سے متعلق مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: "بعض صاحب فرماتے ہیں کہ

☆تیقن ان کل من تعاملھم من اخ وابن وذوجۃ وقریب وصدیق لایخلو من عیب فوطن نفسک علی تقبل الجمیع .☆

حدیث تشبہ کی ضعیف ہے۔اللہ اکبر جن صاحبوں کو اتنی خبر نہ ہو کہ حدیث ضعیف کیا ہے وہ حدیث پر ضعف کا حکم لگائیں، اچھا صاحب حدیث ضعیف ہی سہی مگر یہ مسئلہ تو قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔قال اللہ تعالی ﴿یاآیھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ......" وقال اللہ تعالی "یاآیھا الذین امنوا لاتکونوا کالذین کفروا﴾ ۱۱

کفار سے مشابہت اللہ کے نبی ﷺ کو اس حد تک ناپسند تھی کہ آپ ﷺ کسی بھی معاملے میں کفار سے مشابہت اختیار نہیں کرتے تھے بلکہ مخالفت کو عزیز رکھتے تھے اور دینی معاملات میں تو اس امر کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے چنانچہ جب نماز کے لیے بلانے کے لیے کسی نے کہا کہ ایک نرسنگھا بنوا لیجئے جیسے یہودیوں کے یہاں ہوتا ہے آپ ﷺ نے اس کو بھی پسند نہ کیا اور فرمایا:

ھو من امر الیھود ......یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے

پھر آپ ﷺ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **ھو من امر انصاری** ۱۲ء یہ نصرانیوں کا طریقہ ہے۔

ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے لوگوں کی امامت کی جب کہ وہ مدائن میں ایک دکان پر کھڑے ہوئے تھے اور لوگ نیچے تھے ابو مسعودؓ نے ان کا کرتہ پکڑ کر ان کو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا:

الم تعلم انھم کانوا ینھون عن ذلک قال بلی قد ذکرت حین مددتنی ۱۳ء

تم کو معلوم نہیں لوگ اس امر سے منع کئے جاتے تھے انہوں نے کہا ہاں مجھے بھی یاد آیا جب تم نے مجھے پکڑ کر گھسیٹا۔

اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے علامہ کاسانیؒ ۱۴ نے امام کے مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھانے کو منع فرمایا، اور اس کو کفار کے ساتھ تشبہ قرار دیا ہے۔ ۱۵ اس حدیث کی شرح میں مولوی وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں "امام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو اس میں مشابہت ہے یہود سے ان کے امام ایک چبوترے پر کھڑے ہوتے ہیں اور مقتدی نیچے۔اور امام مقتدیوں سے نیچے کھڑا ہو یہ بھی مکروہ ہے اس میں امام کی ذلت ہے۔جس صورت میں امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی اونچی یا نیچی جگہ پر ہوں پھر مکروہ نہیں ہے" ۱۶

سیدنا امام مسلم بن حجاج قشیریؒ اپنی صحیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ: ان یصلی الرجل مختصراً

کہ آدمی نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھے۔

اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ:

الاختصار فی الصلاۃ راحة اهل النار ۱۸۔

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام ہے۔

شریعت مطہرہ میں تین اوقات میں کسی بھی قسم کی فرض وواجب یا کسی بھی اور طرح کی عبادت درست نہیں ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے اس کی ممانعت کی علت تشبہ بالکفار بیان کی ہے چنانچہ امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ سے نماز پڑھنے سے متعلق سوال کیا گیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے ٹھہرے رہو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ: **فانها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجدلها الكفار ثم صل فان الصلاة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاة فان حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفئ فصل فان الصلاة مشهودة محضورة حتى تصلى العصر ثم اقصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار.**

یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی فرشتے دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے پھر نماز سے رکے رہو کیونکہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آجائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر کئے جائیں گے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رکے رہو کیونکہ یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں۔

روایت ہے حضرت شداد بن اوس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ:

خالفوا اليهود فانهم لا يصلون فی نعالهم ولا خفافهم..........

یہود کی مخالفت کرو وہ نہ جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں نہ موزوں میں۔

رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ کسی جنازے کے ساتھ قبرستان جاتے تو تب تک کھڑے رہتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھ دیا جاتا۔ ایک دن ایک یہودی عالم آپ ﷺ کے پاس

سے گزرا۔(اس نے آپ ﷺ کو کھڑے دیکھ کر (کہا کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اس کو حضرت عبادہ بن صامتؓ نے یوں بیان کیا ہے کہ:

فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اجلسوا خالفوھم ۲۱۔

آپ ﷺ اس کی یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور دوسرے لوگوں سے بھی فرمایا تم بھی اس کی مخالفت کرو اور بیٹھ جاؤ۔

سیدنا امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینیؒ اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین اور ابو زرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چادریں پھینک کر قمیصیں پہنے چل رہے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ابفعل الجاھلیۃ تاخذون اوبصنع الجاھلیۃ تشبھون لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا اردیتھم ولم یعودوا لذلک ۲۲۔

کیا جاہلیت کے کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے طور طریقہ کی مشابہت اختیار کر رہے ہو میں ارادہ کر چکا تھا کہ تمہارے لئے ایسی بددعا کروں کہ صورتیں مسخ ہو کر لوٹو۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے چادریں لے لیں اور دوبارہ ایسا نہ کیا۔

حضرت ابن عباسؓ سرکار ﷺ سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صوموا یوم عاشوراء، وخالفوا فیہ الیھود، صوموا قبلہ یوما، او بعدہ یوما ۲۳۔

عاشورہ کا روزہ رکھا کرو اس میں بھی یہودیوں کی مخالفت کیا کرو اور وہ اس طرح کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی ملا لیا کرو۔

حضرت عمرو ابن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر ۲۴**

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کے چند لقمے ہیں۔

امام مسلمؒ اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ۲۵۔

کہ لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے۔

☆اعلم ان الاحتمال دفن للمعائب والعلم ستر للخطایا والجود ثوب واسع یغطی النقائض والمثالب.☆

امام ابوداوُدؒ اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ:

لایزال الدین ظاھرا ماعجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون ۲۶۔

دین غالب رہے گا جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں گے کیونکہ یہود اور عیسائی دیر سے افطار کرتے ہیں۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ ہمارے سامنے تشریف لائے ایک عصا پر سہارا لگا کر تو ہم آپﷺ کی طرف تعظیماً کھڑے ہو گئے تو آپﷺ نے فرمایا کہ:

لاتقوموا کما تقوم الاعاجم‘ یعظم بعضھا بعضا ۲۷۔

تم لوگ عجمیوں کی طرح کھڑے مت ہوا کرو جیسے وہ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔

امام مسلم اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو رسول کریمﷺ نے دیکھا کہ وہ دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے ہیں تو آپﷺ نے فرمایا:

ھذہ ثیاب الکفار فلاتلبسھا ۲۸۔

یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیﷺ نے فرمایا کہ:

ان الیھود والنصاری لایصبغون فخالفوھم ۲۹۔

یہود و نصاری خضاب نہیں کرتے‘ اس لئے تم ان کے خلاف کرو۔

اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا۔

غیروا الشیب ولاتشبھوا بالیھود ۳۰۔

تم اپنے بالوں کی سفیدی کو تبدیل کر سکتے ہو لیکن یہودیوں کی مشابہت اس موقع پر بھی اختیار کرنے سے بچو۔

سیدنا امام محمد بن عیسی ترمذی اپنی جامع ترمذی میں عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ:

لیس منا من تشبہ بغیرنا لاتشبھوا بالیھود ولا بالنصاری فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف ۳۱۔

وہ ہم سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے۔ تم نہ تو یہود سے مشابہت کرو نہ نصاری سے

یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی سے اشارہ ہے۔

تشبہ بالکفار عمل صحابہ کی روشنی میں

صحابہ کرامؓ اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کو باعث سعادت وباعث نجات تصور کیا کرتے تھے بلکہ وہ تو اس بات کے متمنی رہا کرتے تھے کہ انہیں سرکار ﷺ کا کوئی فرمان یا سنت معلوم ہو جائے تا کہ وہ اس پر عمل کر سکیں اور اپنے محبوب کی اداؤں کو ادا کر سکیں اس لیے یہ محال تھا کہ قران وسنت کی اتنی صاف تصریحات کے باوجود بھی وہ تشبہ بالکفار کا شکار ہو جاتے انہیں تو اپنے آقا کے یہ فرامین اتنے ازبر تھے کہ وہ جہاں پر معمولی سی بھی تشبہ بالکفار کی جھلک دیکھتے تھے اس کام کو سخت ناپسندیدہ خیال کرتے تھے اور جہاں تک ان کا بس پڑتا تھا اس کام کو روکنے یا بدلنے کی پوری پوری کوشش کیا کرتے تھے علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ تمام صحابہ کا اس بات پر اتفاق تھا کہ کفار کے ساتھ مشابہت مذموم ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: اور ہم کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتے کہ جس نے صحابہ کرامؓ سے اس کے خلاف روایت کی ہو حالانکہ وہ کفار سے مشابہت کو مکروہ جانتے تھے اور تمام عجمیوں سے مشابہت کو بھی مکروہ جانتے تھے اگر چہ اس باب میں بعض ایسے مسائل ہیں کہ ان میں اختلاف وتاویل کی گئی ہے لیکن اس کی مثال ویسی ہی ہے کہ جیسے کہ کتاب وسنت کی اتباع پر ان کا اجماع ہے اگر چہ وہ بعض مسائل میں اختلاف کرتے تھے تو کفار اور عجمیوں کی مشابہت کی کراہت پر ان کا اتفاق معلوم ہوا۔[٣٢]

اوپر اس مضمون کی مؤید بہت سی احادیث گزر چکی ہیں اب اس کی ایک مزید جھلک مندرج ذیل احادیث سے بھی صاف نظر آ سکتی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لعنت کی گودنے اور گدوانے والیوں پر اور بال اکھاڑنے اور دانتوں کو بطور حسن کشادہ کرنے والیوں پر (یعنی) اللہ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ یہ حدیث بنی اسد کی ایک خاتون ام یعقوب نے سنی تو وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے سنا کہ تم نے ایسا (ایسا) کہا؟ انہوں نے کہا: ومالی لاالعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهوفى كتاب الله قالت انى لاقرامابين لوحيه فماوجدته قال ان كنت قراته فقدوجدته اماقرات وماآتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا قالت بلى قال فان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قدنهى عنه قالت فانى لاظن اهلک يفعلون قال اذهبى فانظرى فذهبت فنظرت فلم ترمن حاجتهاشيئا قالت مارايت شيئا قال عبدالله لو كانت كماتقولين ماجامعتنا۳۳۔

کیوں مجھے کیاہوا کہ میں لعنت نہ کروں جس پر نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی اور یہ بات تو قرآن میں موجود ہے۔وہ بولی میں نے تو ساراقرآن پڑھالیکن یہ (لعنت) کہیں نہ پائی۔عبداللہ نے کہااگر تو قرآن پڑھی ہوتی تو ضرور یہ آیت دیکھ لیتی یعنی جوحکم تم کواللہ کارسول ﷺ دے تم اس پر عمل کرواورجس سے روکے رک جاؤ(یعنی جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویاوہ قرآن سے (بھی) ثابت ہیں)وہ خاتون بولی ہاں!یہ تو قرآن میں ہے۔عبداللہ بن مسعودؓ نے کہاتو نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایاہے۔وہ بولی میراخیال ہے تمہاری بیوی بھی ایسا کرتی ہے۔عبداللہ بن مسعودؓ نے کہاجاکردیکھ لو۔لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہ پائی۔عبداللہ بن مسعودؓ نے کہااگرایساہوتاتووہ کبھی میرے ساتھ نہ رہ سکتی۔

حضرت عمرؓ نے اپنے عمال (گورنروں) کے نام ایک حکم نامہ بھیجا جس میں یہ حکم بھی مرقوم تھا کہ:

وایاکم وزی الاعاجم۳۴۔

اورتم عجمیوں کی سے وضع اختیار کرنے (لباس پہننے) سے بچو۔

ابواسحاق،عمروبن میمون سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایامشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے،اور کہتے تھے کہ ثبیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو۔لیکن رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک کیا تھااس کوحضرت عمرؓ نے یوں بیان فرمایاہے:

وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فافاض عمرطلوع الشمس قال ابوعيسى هذا حديث حسن صحيح ۳۵

رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔امام ابوعیسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

ابوعثمان کہتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ کاایک خط آ گیا،جس میں لکھاتھااے عتبہ بن فرقد!عیش پرستی،ریشمی لباس اورمشرکین کے طریقوں کواختیار کرنے سے اپنے آپ کوبچاتے رہنااس لئے کہ:

فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهاناعن لبوس الحريروقال الاهكذاورفع

☆اكسب الرزق الحلال واياك والحرام واجتنب سؤال الناس والتجارة خير من الوظيفة واضرب بمالك واقتصد في المعيشة.☆

لنارسول الله صلى الله عليه وسلم اصبعيه[۳۶]

جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے سوائے اتنی مقدار کے اور نبی ﷺ نے انگلی بلند کرکے دکھائی۔

امام عبدالرزاق صنعانی ابن جریج سے اوروہ عطاؒ سے روایت کرتے ہیں اوروہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو یوم عاشورہ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

خالفوا اليهود وصوموا التاسع والعاشر[۳۷]

یہود کی مخالفت کرواورنو دس محرم کوروزہ رکھو۔

ابوبکر عباد بن سعید سے ہے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ سے نیروز کے روزے کے بارے میں پوچھا گیاتوفرمایا کہ:

فكرهه وقال: يعظمونه الاعاجم[۳۸]

مکروہ ہے اس لیے کہ عجمی لوگ اس (کو رکھتے اوراس) کی تعظیم کرتے ہیں۔

سفیان بن عینیہؒ عبداللہ بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیع (دہ دوازدہ) کومکروہ قرار دیااورفرمایا کہ یہ عجمیوں کی بیع ہے۔[۳۹]

ابوالاحوص آدم بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

خالفوا سنن المشركين[۴۰]

مشرکین کے طریقوں کی مخالفت کرو۔

بنی اسرائیل کی خرافات میں سے یہ عمل بھی تھا کہ ان کی عورتیں اپنے بالوں میں دوسری عورتوں کے بالوں کوملالیا کرتی تھیں اوراس طرح اپنے بالوں کولمباظاہرکرکے زیب وزینت کیاکرتی تھیں سرکار ﷺ کو یہ عمل سخت ناپسند تھاچنانچہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ حج کے موقع پرمکہ تشریف لائے توبالوں کاایک گچھا اپنے سپاہی سے لے کرارشادفرمایا:

اين علماؤكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذه ويقول انماهلكت بنواسرائيل حين اتخذهذه نساؤهم[۴۱]

تمہارے علماء کہاں ہیں' میں نے نبی ﷺ کواس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اوربنی اسرائیل ہلاک ہوگئے' جب کہ ان کی عورتوں نے اس کواختیار کیا۔

☆الكون بني على النظام فعليك بالترتيب في ملبسك وبيتك ومكتبك وواجبك. ☆

محمد بن منہال'یزید بن زریع'عمر بن زید'نافع'ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو'داڑھی بڑھاؤ'مونچھیں کترواؤ'چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا:

وکان ابن عمر اذاحج او اعتمر قبض علی لحیته فمافضل اخذه [۴۲]

اورحضرت ابن عمرؓ جب عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مٹھی سے پکڑتے اور جتنی زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔

مروی ہے کہ ایک فقیر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا'اس نے کھانا بہت کھایا'فرمایا'اسے دوسری بار میرے پاس نہ لانا۔اس کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ اس صفت میں کافروں کے مشابہ ہوگیا تھااور جو شخص کافروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہواس کی صحبت سے بچنا چاہیے'ہمیشہ کم کھانا دانشوروں'بلند ہمت والوں اورصوفیا کرام کے نزدیک قابل تعریف ہے'اورزیادہ کھانا قابل مذمت ہے'ہاں حد سے بڑھ کر بھوکا رہنا ممنوع ہے جو جسمانی کمزوری اور جسمانی قوی کے مختل ہونے کا باعث بنے اور کاروبار سے روک دے'ایسی بھوک طریقہ حکمت کے بھی منافی ہے ہاں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت کا انداز اختیار کیا جائے اوراس کی عادت ڈالی جائے'جیسے درویش کرتے ہیں اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے۔[۴۳]

تشبہ بالکفار سلف صالحین کی نظر میں:

سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ وہ دل وجان سے اللہ کے نبی ﷺ اورصحابہ کرامؓ کی پیروی کرنا اوران کے طریقوں کو اپنانا باعث سعادت سمجھتے تھے۔وہ ان کے طریقوں سے ہٹ کر کوئی بھی معاملہ کرنا انتہائی ناپسند کرتے تھے اورتشبہ بالکفار کے تو سخت خلاف تھے۔علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں''اوراسی طرح علماء مسلمین سے جو کہ آئمہ متقدمین میں سے ہیں مختلف کاموں میں کفار نصاری اور عجمیوں کی مخالفت کرتے تھے اس مخالفت کی نہی کی علت بھی نقل کی گئی ہے اوراس کا حصر کرنا اوراس کی انتہا کو پہنچنا اکثر ممکن ہے اور جو آدمی فقہ کی تھوڑی سی بھی سمجھ رکھتا ہے وہ اس کو بخوبی جان لے گا اور ایک گروہ نے اس کی تبلیغ کی ہے اوروہ نظر وفکر کے بعد علم ضروری کو حاصل کر چکا ہے اس بات کے ساتھ کہ تمام امت اس فعل کفار سے موافقت کی نہی اوران سے مخالفت کے حکم پر متفق ہے۔''[۴۴]

محمد بن بشار،ابو عامر،خالد بن الیاس،حضرت صالح بن ابی حسان،حضرت سعید بن میتبؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں،وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں،وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعیدؒ نے یہ بھی فرمایا:

کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

احادیث میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ افطار جلد کر کے یہود کی مخالفت کرو اس لیے کہ یہود دیر سے افطار کرتے ہیں چنانچہ امام شافعیؒ،احمد اور اسحاق بھی جلدی افطار کو مستحب قرار دیتے ہیں ۴۶ عاشورہ کے روزے کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ عاشورہ کا روزہ رکھو اور اس کے ساتھ نو یا گیارہ کا روزہ بھی رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔چنانچہ امام شافعیؒ،احمد اور اسحاقؒ کے نزدیک ایسا کرنا مستحب اور پسندیدہ عمل ہے۔۴۷ بعض علماء کے نزدیک نماز میں اختصار مکروہ ہے اور اختصار کا معنی یہ ہے کوئی شخص نماز میں اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھے بعض فقہاء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں روایت کیا کہ ابلیس جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔۴۸

تصوف کی مشہور و معروف کتاب عوارف المعارف میں ہے کہ ''کھانے کے دوران خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے''۴۹ احیاء العلوم میں ہے''کہ کھانے کے وقت خاموش نہ رہیں کہ یہ عجمیوں کی عادت ہے بلکہ عمدہ گفتگو اور کھانے کے باب میں صلحا کی حکایتیں وغیرہ کہتے رہیں۔''۵۰ تصوف کی ابتدائی کتاب ''قوت القلوب''جس سے امام غزالیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب احیاء العلوم میں بھی استفادہ کیا میں لکھا ہے:''کھاتے وقت بالکل خاموشی اختیار نہ کرے یہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ اچھی باتیں کر لیا کرے۔''۵۱

ایک دوسری جگہ ہے''سلف صالحین نے چونے اور پختہ اینٹ سے مکانات تعمیر کرنے کو ناپسند کیا، کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہامان نے پختہ اینٹ تیار کی فرعون نے اسے اس بات کا حکم دیا اور مشائخ فرماتے ہیں کہ یہ ظالموں کی عمارت ہے۔''۵۲ نماز میں سدل یعنی کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور کف یعنی کپڑا سمیٹنے سے پرہیز کرے'محدثین کے نزدیک سدل سے مراد یہ ہے کہ کپڑا اپنے بدن پر لپیٹ لے اور ہاتھوں کو اندر داخل کر دے اس حالت میں رکوع سجود کرے،نماز میں یہ یہود کا طریقہ ہے اس لیے ان سے مشابہت کی ممانعت ہوئی۔''۵۳ سفیان بن عیینہؒ کا قول ہے کہ سلف صالحین کہتے تھے ہمارے علماء

میں سے جو بگڑ جائے اس میں یہودیوں کی خوبو ہے اور ہمارے عابدوں میں سے جو بہک جائے اس میں عیسائیوں کی خوبو ہے۔[۵۴] (جاری ہے)

حواشی

۱۔سورۃ البقرہ آیت ۱۰۴

۲۔ابن کثیر،ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی،م ۷۷۴ھ،تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر) ج ۱ص ۲۵۶-۲۵۷،محقق محمد حسین شمس الدین،دار الکتب العلمیۃ،منشورات محمد علی بیضون بیروت،الطبعۃ الاولی ۱۴۱۹ھ۔

۳۔سورۃ الانفال آیت ۴۷،

۴۔سعدی،عبدالرحمٰن بن ناصر بن عبداللہ،۱۳۷۶ھ،تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان المعروف تفسیر السعدی جزص ۳۲۳،

۵۔سورۃ الصف آیت ۲،

۶۔سورۃ البقرۃ آیت ۴۴،

۷۔ابوداؤد،سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الازدی السجستانی،م ۲۷۵ھ،سنن ابوداؤد،جز۴ص ۴۴،کتاب اللباس،باب فی لبس الشہرۃ،حدیث ۴۰۳۱،محقق محمد محیی الدین عبدالحمید،المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت،ط ندارد،

۸۔البانی،ابوعبدالرحمٰن محمد ناصر الدین،بن الحاج نوح بن نجاتی بن آدم،الاشقودری،م ۱۴۲۰ھ،سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ وشیء من فقہہا وفوائدہا،جز ۱ص ۶۷۴،مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض،الطبعۃ الاولی،۱۴۱۵ھ بمطابق ۱۹۹۵ء،

۹۔گیلانی،سید مناظر احسن،اسلامی معاشیات ص ۳۰۷،سنگ میل پبلی کیشنز لاہور،اشاعت ۲۰۰۷،ط ندارد،

۱۰۔سورۃ المائدہ آیت ۵۱،

۱۱۔تھانوی،مولانا اشرف علی،م ۱۹۴۳ء،اصلاح الرسوم ص ۳۵،مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان،ط ندارد،

۱۲۔نسائی،ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی،م ۳۰۳ھ،السنن الصغری للنسائی،جز ۲ص ۲،باب بدء الاذان،حدیث ۶۲۶،

۱۳۔ابوداؤد،سلیمان بن اشعث،م ۲۷۵ھ،سنن ابوداؤد،جز ۱ص ۱۶۳،کتاب الصلاۃ،باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم،حدیث ۵۹۷،

۱۴۔ملک العلماء ان کا لقب تھا علاء الدین محمد سمرقندی سے علم حاصل کیا اور ان کی کتاب تحفۃ الفقہا کی شرح بدائع الصنائع کے نام سے لکھی تو انہوں نے اپنی بیٹی فاطمہ جو خود بھی فقیہ تھیں کی شادی ان سے کردی اور شرح مذکور کو مہر قرار دیا (دیکھیے تاج التراجم ج۲ص ۱۳۶)

۱۵۔مزید تفصیل کے لیے دیکھیئے کاسانی 'ابی بکر علاء الدین بن مسعود' م۵۸۷ھ بدائع الصنائع کتاب الصلوۃ باب فی مایستحب فی الصلوۃ ومایکرہ فیھاج ا ص ۶۷۷' مترجم ڈاکٹر محمود الحسن عارف 'مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نسبت روڈ لاہور' ط اول ۱۹۹۳ء'

۱۶۔وحیدالزمان' مولوی' سنن ابی داؤد مع حاشیہ وتشریحی فوائد ج ا ص ۲۰۰' اسلامی کتاب خانہ اردو بازار لاہور' ط ن۔م' سن ندارد'

۱۷۔نیشاپوری' مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری' م ۲۶۱ھ' المسند الصحیح بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ج ا ص ۳۸۷' کتاب الصلاۃ' باب کراہۃ الاختصار فی الصلاۃ' حدیث ۵۴۵ دیگر کتب ۱۲۱۳' محقق محمد فواد عبدالباقی 'داراحیاء التراث العربی بیروت'

۱۸۔تبریزی 'ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب 'م ۷۴۲ھ' مشکاۃ المصابیح' المکتب الاسلامی بیروت 'الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء' تحقیق محمد ناصرالدین الالبانی'

۱۹۔نیشاپوری' مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری' م ۲۶۱ھ' المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' کتاب الصلاۃ باب اسلام عمرو بن عبسۃ ج ا ص ۵۶۹' حدیث ۸۳۲'

۲۰۔ابوداؤد' سلیمان بن اشعث' م ۲۷۵ھ' سنن ابوداؤد' ج ا ص ۱۷۶' کتاب الصلوۃ' باب الصلاۃ فی النعل 'حدیث ۶۵۲'

۲۱۔ابوداؤد' سلیمان بن اشعث' م ۲۷۵ھ' سنن ابوداؤد' ج ۳ ص ۲۰۴' کتاب الفرائض باب القیام للجنازۃ' حدیث ۳۱۷۶'

۲۲۔ابن ماجۃ' ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی' م ۲۷۳ھ' سنن ابن ماجۃ' باب ماجاء فی النھی عن التسلب مع الجنازۃ 'حدیث ۱۴۸۵' تحقیق محمد فواد عبدالباقی 'داراحیاء الکتب العربیۃ فیصل عیسی البابی الحلبی 'ط ندارد'

۲۳۔حنبل' امام احمد' م ۲۴۱ھ' مسند الامام احمد بن حنبل' ج ۴ ص ۵۲' مسند عبداللہ بن العباس بن عبدالمطلب' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث ۲۱۵۴'

۲۴۔نیشاپوری' مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری' م ۲۶۱ھ' المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ ج ۲ ص ۷۷۰' کتاب الصیام' باب فضل السحور وتاکید استحبابہ واستحباب تاخیرہ وتعجیل الفطر' حدیث ۱۰۹۶

ودیگر کتب ۲۵۵۰'
۲۵۔نیشاپوری، مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری، م ۲۶۱ھ، صحیح مسلم، باب فضل السحور وتاکید استحبابہ واستحباب تاخیرہ وتعجیل الفطر، حدیث ۱۰۹۸ اودیگر کتب ۲۵۵۴'
۲۶۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد جز۲ ص ۳۰۵، کتاب الصوم، باب ما یستحب من تعجیل الفطر، حدیث ۲۳۵۳'
۲۷۔ایضا، باب فی قیام الرجل للرجل، جز۴ ص ۳۵۸، حدیث ۵۲۳۰'
۲۸۔نیشاپوری، مسلم بن الحجاج ابوالحسن القشیری، م ۲۶۱ھ، المسند الصحیح بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جز۳ ص ۱۶۴۷، باب النہی عن لبس الرجل الثوب المعصفر، حدیث ۲۰۷۷'
۲۹۔بخاری، محمد بن اسماعیل، ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، جز۷ ص ۱۶۱، کتاب اللباس، باب الخضاب، حدیث ۵۸۹۹
۳۰۔حنبل، امام احمد، م ۲۴۱ھ، مسند الامام احمد بن حنبل، جز۳ ص ۳۱، مسند الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، حدیث ۱۴۱۵'
۳۱۔ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، م ۲۷۹ھ، سنن الترمذی، جز۵ ص ۵۶، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، حدیث ۲۶۹۵'
۳۲۔بعلی، ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی، م ۷۷۸ھ، المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیہ ص ۶۱، تحقیق علی بن محمد العمران، دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع مکۃ المکرمۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۲ھ'
۳۳۔ابن ماجۃ، ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی، م ۲۷۳ھ، سنن ابن ماجہ جز۴ ص ۷۷، باب فی صلۃ الشعر، حدیث ۴۱۶۹'
۳۴۔ازدی، معمر بن ابی عمرو راشد، م ۱۵۳ھ، جامع معمر بن راشد جز۱۱ ص ۸۵، محقق حبیب الرحمن الاعظمی، المجلس العلمی بپاکستان، وتوزیع المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۳ھ'
۳۵۔ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، م ۲۷۹ھ، سنن الترمذی، جز۳ ص ۲۳۳، باب ماجاء ان الافاضۃ من جمع قبل طلوع الشمس، حدیث ۸۹۶'
۳۶۔حنبل، امام احمد، م ۲۴۱ھ، مسند الامام احمد بن حنبل، جز۱ ص ۲۵۲، اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حدیث ۹۲'
۳۷۔صنعانی، ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی، م ۲۱۱ھ، المصنف، جز۴ ص ۲۸۷، باب صیام یوم عاشورہ، حدیث ۷۸۳۹
۳۸۔ابن ابی شیبۃ، ابوبکر عبداللہ بن محمد، م ۲۳۵ھ، مصنف ابن ابی شیبہ، جز۲ ص ۳۴۳، باب ماقالوا فی صوم

النیروز حدیث ۹۷۳۹'

۳۹۔ایضا'جز۴ص۴۰۹'باب فی بیع (دہ دوازدہ)'حدیث ۲۱۵۸۱

۴۰۔ایضا'جز۷ص۱۱۹'باب کلام ابن عمر'حدیث ۳۴۶۴۹

۴۱۔بخاری'محمد بن اسماعیل'۲۵۶ھ'صحیح بخاری'جز۷ص۱۶۵'باب الوصل فی الشعر'حدیث ۵۹۳۲

۴۲۔بخاری'محمد بن اسماعیل'۲۵۶ھ'صحیح بخاری'جز۷ص۱۶۰'باب تقلیم الاظفار'حدیث ۵۸۹۲

۴۳۔دہلوی 'شاہ عبدالحق '۱۰۵۲ھ'اشعۃ للمعات ج۵ص۴۴۷'مترجم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری م ھ'فرید بک سٹال اردو بازار لاہور'ط ندارد'

۴۴۔بعلی'ابوعبداللہ بدرالدین محمد بن علی بن احمد بن عمر بن یعلی'م ۷۷۸ھ'المنہج القویم فی اختصار اقتضاء الصراط المستقیم لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص ۶۱

۴۵۔ترمذی'ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک'م۲۷۹ھ'سنن الترمذی'جز۵ص۱۱۱'باب ماجاء فی النظافۃ'حدیث ۲۷۹۹'

۴۶۔ایضا'جز۳ص۷۳'باب ماجاء فی تعجیل الافطار'حدیث ۶۹۹

۴۷۔ایضا'جز۳ص۱۱۹'باب ماجاء عاشوراء ای یوم ہو'حدیث ۷۵۵

۴۸۔الترمذی'ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی بن الضحاک'م۲۷۹ھ'سنن الترمذی'جز۲ص۲۲۲'باب ماجاء فی النہی عن الاختصار فی الصلاۃ'حدیث ۳۸۳

۴۹۔سہروردی'شیخ شہاب الدین'م۶۳۲ھ'عوارف المعارف ص۵۳۰'مترجم شمس بریلوی'پروگریسو بکس اردو بازار لاہور'ط ۱۹۹۸ء

۵۰۔غزالی'امام محمد بن محمد ابوحامد'م۵۰۵ھ'احیاء العلوم الدین ج۲ص۷'دارالمعرفۃ بیروت لبنان'ط ندارد

۵۱۔الحارثی'شیخ ابوطالب محمد بن عطیہ المالکی'م۳۸۶ھ'قوت القلوب ج۴ص۳۳۲'مترجم مولانا عبدالرحمن صاحب'دارالاشاعت اردو بازار کراچی'اشاعت ۲۰۰۰'ط ندارد

۵۲۔ایضا'ج۲ص۳۹۵

۵۳۔ایضا'ج۳ص۲۳۳

۵۴۔ابن تیمیہ'م۷۲۸ھ'کتاب الوسیلہ ص ۸۴'مترجم احسان الہی ظہیر'ادارہ ترجمان السنۃ ۷۔ایبک روڈ لاہور'اشاعت ۱۹۷۶ء'ط ندارد